

باعث ہوئی کہ اسی خوش فہم و پرمعاشیہ انسان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے لئے ہر کام میں کامیابی حاصل کی۔ اب ہم وہ فائدہ مبارک بعینہ نقل کرتے ہیں اہل خصال ایک ایک لفظ پر غور کریں کہ علماء کے کلام کے پاکیزہ مقالوں سے سخن پروردگار صاحبوں کے ضد ہی نہیں بلکہ کچھ بھی نسبت ہو گیا جو صاحب اپنی بہت سی مدد و کی اصلاح نہیں جانے لیسہ رکھتے ہیں کہ **علمائے حقانی** سناؤ اللہ پابندی مذہب اہل سنت کا ترک گوارا کرینگے یا قرآن و حدیث کے خلاف بندہ مہربان سے اتحاد و اتفاق ختم ہلاکت اور دینی جہل میں اپنی برکت رکھتا رہینگے حاشا و لا اللہ تعالیٰ عنان **(نقل خط مبارک)** اجماعی خدمت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زید خیرم۔ کبریٰ و مصلیٰ جناب مولوی صاحب فی الجہد و ملنا تنب از خاوم در ولایتان محمد سلیمان قادری حقیقی ہدیہ تسلیم قبول فرمائند اما بعد اپنی تحریریں بنام مبارک مولوی حکیم محمد اویب سلمہ اللہ تعالیٰ انہیں مگر افسوس ہے کہ مجھے آپ نے اپنا مخالف سمجھا جس سے سعادت محروم رکھا یہیں شک نہیں کہ میں مدد و کامی ہوں اور اور اس کا کرکٹ بھلا ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے اپنی دیانت و تحقیق کو خراب کر ڈالا حاشا و لا ملین ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ آپ کسی علمائے بدیہوں سے مخفیافت کروں اور وہ کہ کسی سلسلہ جنبانی شروع ہو جائے لغو و بابت اللہ محمد و ماہین تو آپ صاحب جو سکا بخم سال ہوں کا برا عن کا یہ پھر کج مدد و کی وجہ سے کیوں ایسا کروں اور میں ہلا یقینہ و کوریہ سکار سکار کر کہوں گا کہ ندوۃ العلماء کے الف لام سے مراد یہی علمائے اہل سنت ہونا چاہئے نہ روافض و خارج و پیغمبر و وہاں خدا ہم اللہ انبی نو فکون انک ہی یہ بات کہ یہ ندوہ میں کیوں نہ ہو کہ یہی اور کیوں نہ نکال جائینگے ہکا مختصر جواب یہ ہو کہ اگر کہیں یہ وہ اور آپ نے فرمایا ہے سب لوگ ملکر اس بارہ میں کوئی مشورہ کریں اور ایک عمدہ صورت داخل و خارج کا حکم کریں میرا ارادہ عین موقع پر بریلی آنے کا تھا مگر ان مشورہ نہ تھا تقضی یہ ہے کہ میں شام و قریب میں ہاں داخل ہو جاؤں ہرچہ دین ڈپٹی صاحب کا دعوت ہوں اور وہ میرے اکرم ہیں مگر اس پیش سے اور تر کر پہلے جناب حضرت شاہ نیاز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

مزار کی زیارت ہو شرف اندوز ہو کر آپ سے ملو گنا آپ اگر مجھے رنجیدہ ہیں تو میں تواب و
 نہیں آئندہ ہوں اور جناب کی بھی بہر بخیر کی نظر اصلاح سے نہ نظر فرماو میرے پاس حسب
 خطوط آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ بی بی و بایاؤں کے علمائے اچکھو بھی سخت درشت کہا کرتے تھے
 ہنرات کا وثوق نہیں اور پھر بھی تو میرے متبرانی برائیوں کے اتراں پر میں بسند ہوں اور آپ
 بزرگوں سے ہمارا کاغذ مستحکم ہوں ماہر بنی لغنی النفس لامارتہ بالسر مولانا میں نگاہ نہایت
 ہوں بگربت میری کسی بارگاہ میں نہوری سے کچھ تو پر تو او دھر کا چرنا چاہتے مولانا میں سے
 صد ماتحتا میں و ماہر بنی کی ترو ہل میں بھی ہیں در اکثر جھپک شائع و نافع موافق مشاغل اقبال تو
 در دو سلام رسالہ حضور می و غیر ذلک مگر جو جنیالات صوفیانہ اب ایسی تحریروں سے ثابت ہیں
 ہوتا ہو جو ہوں اس کے پیش نہیں کہ میں اس قوم سے راضی ہو گیا میری قلت و کثرت
 مشاغل کا سبب ہو محمد اچکھو بھی جب اس قوم کی جھپک چلا ہوتی ہے تو کچھ ہوں نہیں لکھتا ہوں
 لا یتطیع العصب کتم ہواہ و اذا ما بدلت عمرہ و صفناہ و اب میں یہ اوہ و وار ہوں کہ ہمارے

اصلاح ہستی ہونا چاہیے اور اس میں کوشش فرماتے ہیں بھی ہر طرح سے حاضر ہوں اور
 اگر اصلاح نہونی تو میری شرکت بھی معلوم میں نے جناب مولوی سید
 محمد علی صاحب سے عرض بھی کیا تھا کہ آئندہ سال سے مجھے رکن نظامی سے خارج کر دے
 میں سمجھتا ہوں وہ زمانہ آگیا آپکا خادم محمد سلیمان قادری چستی از چھلوری
 شریف خلع پٹہ تاریخ ۱۴۱۱ شوال ۱۳۱۱ھ

حضرت شاہ صاحب سے کہنے کہا ہو گا کہ یہاں تین جہینے کامل سے کتدر صلح و اصلاح
 باہر اران الحاح چاہی گئی دو جہینے کامل تک برابر خطوط بھیجے کہ نڈ مذہب اہل سنت پر رحم فرما
 ہم سے اشاعت اعتراضات نہ کر اسے جب یہ رسالہ سوالات چھپ گیا ہو اس وقت بھی
 لکھ چکا کہ پابندی مذہب اہل سنت و اصلاح مذہب قبول ہو تو ہمیں تار ویر بھیجے ہم بھی ہوتی کتاب
 ہوں ہی رکھ چھڑینے کے جب دیکھا کہ کی طرح قبول نہیں فرماتے تو اہل سنت کا آگاہ کرنا فرض
 تھا ار اشاعت رسالہ کی گئی۔ ہم اب بھی صرف اصلاح ہی کے دست لبتہ خواستگار ہیں
 خدا کرے جناب شاہ صاحب کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہم کو بخیر تمام آسان فرمائے

اہل سنت و شریعت فرماتے ہیں کہ یہاں میدان خالی یا کہ پھر تو شام صاحب کھل کھیلے تمام
 علیا سے امت کو کوسا نکل کر دینے کے قابل بتایا اس میں غلطی کو امید الہیہ میں
 علی کریم اللہ و چوہا اور یزید یلید کو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کا بھائی بتایا پھر دوسرا وعظ ہونا چاہا پانویں شریف آوری ملکیت شکر چھپا ہوا وعظ چھڑ کر
 اکیس کیا جسکی قدر سے تحصیل سبارہ گزشت و ماہر اسے مذہب میں ملاحظہ ہو خیر میں اس سے
 کیا بحث ومن یقلب علی عقیدۃ لیس بغیر اللہ شینا۔ جو لٹ جائے پھر جائے وہ دین خدا کو
 ضرر نہیں پہنچا سکتا ان انا کھل گیا کہ بڑے بڑے اکابر مذہب کے قول و فعل پھر پھر
 سردار ایسے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظم

اشتہار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیدر آباد کافوٹے اور مولوی اطف اللہ

صاحب کی مھر

مسلمانو! یہ کیا آفتاب کا بھار کے سونے کی رات ہو سکتی ہو
 امیر کا سجدہ لینا پریشان پر فرض ہے جادہ نفاق چند لہار عین میں لیجئے (۱) ایسے ہے
 دیندار و لے حضرت سے بنیاد و کیا آپ صاحبوں نے حیدر آباد کا چھپا ہوا فتوے نہ لکھا
 کیا اور سکا مطلب نہ سمجھا کیا اور عین صاف صاف نہیں لکھا کہ کہ لہنت کی کتب عقائد میں
 راہنہ یوں خارج یوں اور تمام مذہبوں سے بغض رکھتی اور انکی تجارت کرنی اور انھیں دوسرا
 کرنے کا حکم ہے کیا اور عین شاہ عبدالعزیز صاحب کی تجویز سے نقل نہیں کیا کہ جو مذہبوں سے

محبت رکھے اللہ تعالیٰ ایمان کا ذرا دوسرا دل سے چھین لے جو اوس سے میل جول کے لئے
 چکنی باتیں کرے اللہ تعالیٰ ایمان کی جلالت اوس سے نکال لے کیا اوسین جناب شیخ
 مجدد الف ثانی کے کتب و بات سے نقل کیا کہ بد مذہب کی محبت کا فرق کی محبت سے بھی بدتر ہے کیا
 ان سب باتوں پر مفتی لطف اللہ صاحب فرمائی کیا یہ باتیں مذہب کے مقصد کا پورا پورا رد
 نہیں کرتیں کیا مذہب صاف صاف تمام بد مذہبوں سے میل جول محبت اتفاق اتحاد کا حکم
 نہیں کرتا ہے کیا اوس پر رد و اوصاف میں میں سب سے ملکہ ایک ہو جانا اور محبت و یگانگی منانا
 نہیں ٹھہرا ہے کیا مذہب میں غلامیہ نہ کہا گیا کہ اوس کا رد و کد ملکت لم مذکر و اوصاف میں
 انہما چھا بہا ہی جاوے خدا کے لئے اللہ تعالیٰ کو بھی بخند دکھائے آدمی بات کی طرح میں حکام
 خدا و رسول کو پیٹھ دے انصاف بھی کوئی چیز ہے کیا ان توے کے اوس حکم میں مذہب کی
 ان باتوں کا صحیح رد نہ ہوا پھر یہ کہنا کہ وہ فتوے مذہب سے متعلق نہیں اوس سے مذہب کو کچھ
 ضرر نہیں پہنچتا کیسے کلمہ حق کو جھٹلانا ہے پھر یہی سخت نفرت کی بات کو مولوی لطف اللہ صاحب
 کی طرف نسبت کرتا کہ اوصاف میں نے ایسا لکھا ہے یا ہے اوس کے علم و دیانت پر کیا بدناما و ذرا لکھنا
 (۲) پھر طرفہ یہ کہ اوس کے ایک خط میں نقل کیا ہے کہ اگر فتوے پر اظہار فساد و رد اوندہ کی
 سرخی نکلی ہو تو میں مھر کرتا استغفر اللہ یہ بات تو کوئی دیانت دار جاہل بھی کہہ سکتا کہ حق بات
 میں نے انجانی میں کھدی مجھے معلوم ہوتا کہ یہ میرے فلان دوست کو مقابلہ میں ہے تو کبھی
 نہ کھتا اللہ اکبر علما کی شان کو ایسا بٹانکا نکتہ شرم کی بات ہو فتوے پر مفتی صاحب کی مھر کرنے کا
 نوسب کو اقرار ہے ہم پوچھتے ہیں مفتی صاحب فرمائی سمجھ کر مھر کی یا ناعی مگر ناعی پر مھر کی تو کیسی خرابی
 اور اگر حق پر مھر کی تو مذہب کے مقابل کیا مفتی صاحب حق کو چھپا لیتے حق کی تائید سے باز آتے
 یہ کیا دینداری ہے یہ مفتی صاحب کی شان میں کیسی گستاخی ہے (مخ) فتوے نام جواب
 سوال ہی کا ہوا ایسی مفتی کی مھر مٹی ہے اسکا ان خطوط منسوب ہو کر لیا صاحب میں خدا و اقرار ہے
 قبل و بعد کی عبارتیں وقت تصحیح نہ ہونے سے فتوے مٹ گیا یا مفتی صاحب کی مھر بدل گئی ایسی
 مہل بات کی طرف تو کوئی عاقل بھی التفات نہ کرے گا کہ مہینان ذی علم مفتی صاحب کی طرف اسکی نسبت
 سخت حیرت انگیز ہے (۴) کیا جو شخص کسی تحریر سے حقیقتاً بالازما استناد کرے اور پر فرض ہوتا کہ

کہ صرف دو شیخ رہی چہاں پوروس سے اول واقعہ کہنے کے بعد کہنے کی کیا چیز اور کس امر پر استناد
 کیا نام ہے یوں کہ کوئی شخص کسی کو فتوے دے کہ اس کا فتوہ اس کے لئے واجب ہے یا نہیں یا عبادت خدا
 مذکور ہوئی ہو جواب کہ راجح ہے اور بقدریہ اعتقاد نہیں کہ اس مسئلہ اول واقعہ میں چہاں عبارت
 ہوئی ہو اس پر کہ باجاست کہ ان درویشوں کی نسبت فقہ میں چہاں باتیں رہا بعد کی جہاں میں نہیں چہاں عبارت
 انگیزے ہو کہ عقب ہر کہ ایسی لغو غمول باتیں جناب مفتی صاحب کی طرف نسبت کریں کہ ان کے فایز سے چہاں
 (۱) کیا کسی مفتی کی عمر کے بعد اور علماء کی تقدیر یقین ہو یا وہ امر ہو یا ان علماء کو اپنی تقدیر لکھا ہے
 اور عبارت تحریر کرنا جائز ہے معاذ اللہ چہاں کس دانش کی باتیں ہیں جو خواہ مخواہ مفتی صاحب کی
 طرف منسوب ہو رہی ہیں اور وہ بھی اس سخت تحریر کے ساتھ کہ اللہ العالمین چہاں کیا مفہور ہے۔ (۲)
 کیا فتوے میں جہاں کسی شخص یا گروہ کا یہ کہ نام نہ لکھا ہو وہ فتوے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا
 اگرچہ صراحتاً اس کے اعمال و اقوال سے سوال اور او نہیں کا حکم مرقوم ہو شخص نے دیکھا ہو گا فتوہ
 زید و عمرو دیکر ہی کر کے سوال ہوتا ہے چہاں صورت سوال جہاں ملتی ہے فتوے اس سے متعلق
 سمجھا جاتا ہے کوئی سمجھ سنا سمجھ ہیہا اعتراض نہیں کرتا کہ ہمیں تو زید و عمرو لکھا ہو شیخ فلا نے ملا
 فلا نے کا نام کہاں ہے (۳) چہاں بیا دیر تبا گیا ہو کہ جوابات کہ اخیر میں جناب مولانا مولوی محمد
 عبدالقادر صاحب بایونی کا نام تھا اگر چہ بیا دیر تبا گیا ہو تو ہمیں کیا گناہ ہے غیر مقلدون کے
 مقابل علیحدہ میں جناب مفتی صاحب کو واقعی جواب نہ دہ کے درجہ میں عنایت خود کشی سے بچھڑوں
 فصیح کن نزاعیں خلاف دین جہاں تھے کہ میں واقفان کا جانتے ہیں کہ او نہیں فتوے
 تحریر خود جناب مفتی صاحب نے اپنے شاگردوں کے نام سے شائع کیں علماء کے لئے ایمان اللہ
 نہ کوئی عیب ہو نہ جہاں اعتراض مولوی عبدالحی صاحب بکھنڈی نے ایک رسالہ در بارہ زیارت
 مزار اقدس اپنے شاگرد مولوی عبدالجبار ملک پوری کے نام سے چھپا یا جب غیر مقلدون نے
 ہتھسار کیا دوسرے رسالہ میں ذکر کر دیا کہ ان میرا ہے اور ان کے نام سے چھپا یا ہو علماء کیلئے
 ہمیں مصالح ہوتے ہیں شاہ عبدالغفر صاحب نے تو تھیں میں یہاں تک اپنا نام چھپا یا کہ بجائے شاہ
 عبدالغفر بن شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم صاحب کو نہایت غیر معروف ناموں میں حافظ غلام
 بن شیخ احمد بن شیخ ابو الفضل تحریر فرمایا کتاب میں ان اپنے والد ماجد کا ذکر آیا وہ ان یوں لکھا چہاں

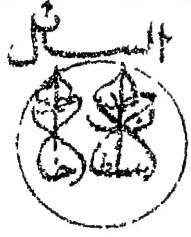
برائے دینی کچھ نہیں تھی مگر جانشینوں کو شاہ عبدالغنی صاحب کا کرنا اور یہ بھی گاد لا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم محمد حضرت
 تاج الفحول علیہ السلام کی مہر قدس قیامت سے پہلے ان جن جن لوگوں کی بڑی کامیابیاں تھیں ان کی مہر بھی جیسا کہ مہر میں
 خط بھی تھی کہ تحریر فتویٰ میں حضرت تاج الفحول ہی کا نام مبارک ہو کوئی دوسرا صاحب کتاب مہر و جہان مفتی جیسا کہ مہر و جہان
 الفحول جیسا کہ حال اہل فہمین مفتی صاحب کی طرف نسبت کرنا اور زیادہ حیرت انگیز (۸) اس سے ہزار
 حقیر زیادہ ظلم مولوی عبدالغنی خان صاحب پر کیا گیا ہے کہ او کی طرف جو خط منسوب ہوا ہے اول
 تا آخر سو اتنے لفظ ہے کہ ابھی پورا لانا نہ دیکھا ہے دیکھو اس میں نے بھی اپنی سب کتب و
 اقرا جو عجیب تر لطف یہ کہ فرماتے ہیں بریلی سے جو فتوے بھیجی گئے وہ تو شیعہ و غیر مقلدین میں نہایت چھپکے
 متعلق تھا حضرت تاج الفحول نے اسے بغیر در سمجھا کہ الہی لفظ شیعہ کے متعلق ایک فتوے
 مرتب کیا اس پر مفتی صاحب اور مولوی عبدالغنی خان صاحب نے مہرین کین خط بنائے دے
 حضرت کی بھرا اصلاح محمد علی صاحب ہوان حضرت کو حکم حافظہ نباشد اتنا یاد نہ لائے اس فتویٰ میں اتنا
 سوالات غیر مقلدین و مباحثہ جو وہ ہیں پھر معاذ اللہ مولوی عبدالغنی خان صاحب کی طرف ایسی حملات
 نسبت کر کے انہیں اتنا بے انگل ٹھہرائیں کیا فائدہ خیال فرمایا ہم یہاں اس سے تفتا ضروری
 نقل کر دینی مناسب جانتے ہیں جو ان خطوط کا شعور سنکر بریلی کے مغزین و اہل علم نے جناب
 مفتی صاحب کی خدمت میں جو جڑی شدہ بھیجا اگر ہضات کی نگاہ سے دیکھے تو اس کا لفظ لفظ نہایت
 صاحب دینی کارگیری کھول دیکھا۔

استفتا ضروری دینی بیانیہ خدمت حضرت والا جناب مولانا مولوی محمد
 لطف اللہ صاحب مفتی ریاست علیہ السلام راہ وافر ضیاء
 بریلی میں ایک فتوہ حیدر آباد کا چھاپا ہوا آیا ہے جناب والا کی بھی بھر لائی نسبت
 اس کے بارہ میں یہاں ایک چیرا سی نے ان عبارتوں کی نسبت جو سوال جواب سمجھا
 و خارج تہن حضرت سے دریافت کیا کہ عبارتیں دو سو وقت بھی تھیں جب آپ کو سامنے نہ تھیں
 مہر کے لئے پیش ہوا دوسرے حضرت کا ایک خط بتایا جاتا ہے کہ جناب نے فرمایا وہ عبارتیں
 دو سو وقت تھیں مگر دوسرے فرق کا بیان ہے کہ چیرا سی صاحب
 جو سوال مصلحتاً کہ اس نے کہا تھا کہ سب عبارتیں حضرت مفتی صاحب ثقی ہیں مگر

روحه روح بھی عبارت دوم کتب عقائد است، و فرمایا این سوال صحیح و برپا پایاست
که کلمه گوشتی مذموم کا جواب کی ادا شد، و تقاضا کے نام غنیم اور اس کے جیسے کہ ہم
مذموم الصلوٰۃ و التلبیس کی انتہی پر اسکا بھی کھانا و اس سے ہو گیا یا نہیں؟ سوال
پیر و روئے و شفا میں چھاپا کہ حنفیہ شافعیہ میں ایک کقول سے
دوسرے پر کفر لازم ہے اس کے عقائد چنانچہ کہ آپس میں بدنامی شرکت بھی نری
معلق جواب سوال چار و ستائیس، بی بی جناب والا کی تحریر کے وقت بھی ہتھیار نہیں لیا۔

سوال غنیمت عقائد و ان کو سنی، کفار و جواب انیسویں میری تحریر اور سورت ہوا
یا انہیں سوال میری جناب مذکورہ اعلام کو اچھا جانتے ہیں کہ علامہ سے اچھا
پابندی و نسب حق اعلام کے کلمہ اللہ و اعلان حق و ترویج دین کے لئے جمع ہوں یا نہ دانی
یہ ساری حالت موجودہ آپس کے نزدیک خوب و عمدہ ہوا و اسکے مقاصد اور اسکی روداد و راجہ
مضامیر بہ سبب جناب کو مقبول و مسلم ہیں و انہیں کوئی بات، مخالفہ مذہب استیضات ہو یا نہ ہو
جناب بفضلہ تعالیٰ عاقل و احتیاطی اور خاصہ علم و امتیاز رکھتے ہیں یا مدد کہ جواب حق میں
تائید فرمایا بھی چھ آرٹروں کے تائید میں کہ ہم کا جناب والا کی نسبت بھی چنانچہ کہ سبقت
شرعی کا جواب علامہ انور ایشیہ غلط ہو جائیگا و ان کا تقاضا ہے و السلام بسبب میں
جواب میں نشان سے علامہ ہر باطنی راہ کو ملنے پر محملہ ہمارے متصل سے پہلے سکول نزد نواب محمد سلیمان
امیر خان زیادہ حد ادب، ایشان و روز چارہ شنبہ سلسلہ انجری

محمد رضا خان قادری
محمد عبدالوہاب



محمد عبدالحکیم خان ساکن بریلے مملکت کشمیری بریلی
شیخ ولایت حسین ساکن بریلی تعلیم خود
محمد جہدی عمار تعلیم خود مختار عدالت بریلی
شیخ ظہور الدین احمد عفر غنہ
نواب محمد عبدالحیہ نظام خان ساکن بریلی
نواب محمد عبد اللطیف خان ساکن بریلی

نواب خدا علی خان بریلوی

محمد قطب الحسن خلعت مولوی سلطان حسن صاحب غفر اللہ بریلوی۔

خان، ام الاطبا محمد عبدالصغیر عفو عنہ ساکن رامپور وارو حال بریلی۔

محمد امداد الدین خان سابق انا لیمق راجہ بلویر سنگھ صاحب ادوہ۔ سید جدید علی ساکن بریلی۔

سید یونس علی صاحب مولوی محمد حسین صاحب بریلی۔ سید انور حسین صاحب بریلی۔

محمد حسن رضا خان بکرم خان خلیل الدین احمد غفر عنہ محلہ لکھنوی بریلی۔ محمد شاہ ساکن امرتسر۔

جناب مفتی صاحب کا خط مورخہ ۱۹ اشوال روز جمعہ کل ۲۳۔ اشوال روز سہ شنبہ کو آیا کہ میں

تہذیب سفر میں ہوں اسلئے آپ کے رسالات کو جوابات تحریر نہیں کر سکتا استغنا ابھی جناب موصوف

کے پاس ہے اب ہم گزارش کرتے ہیں کہ اس استغنا کا جواب حضرت مفتی صاحب مدظلہ

لوی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ ابھی بھل جائیگا کہ کس نے فریب کیا۔ امر ب میرے ہدایت فرما آمین

محمد حسن رضا خان قادری بوہستانی بلووی ۲۲ اشوال ۱۳۳۸ھ



حضرات ناظرین مدد اصناف اگر مفتی صاحب کو حق پسندی منظور تھی تو اس فتویٰ کے جواب میں

کیا وقت تھی کہ کتنی جدید بات پوچھی گئی تھی جو مفتی صاحب کو ابیں پیرانہ سالی نہ آتی تھی کیا ایسے

ضروری دینی استغنا کا جواب مفتی پر لازم نہ تھا کیا اللہ عزوجل نے اہل علم سے اظہار

حق کا عہد نہ لیا تھا کیا اس معاملہ میں ظہور حق کا انحصار خاص مفتی صاحب کو جواب پر نہ تھا

کیا ایسی حالت میں جواب دینا مفتی صاحب پر فرض تھا پھر بھی کیا دینداری ہو کہ جو چاہو

کیجئے سچوں کو چھوڑنا بناتے چاہئے اور جب کشف راز کے لئے سوال ہوں چپ

منصب فتویٰ و دعویٰ تقویٰ سب شیخ دیجئے حضرات اس جہتی شدہ استغنا کا

جواب مفتی صاحب کو پاس سے بچھو آیا، خدمت میں جناب کمیت مولوی

مولوی سلطان احمد خان صاحب کی تجدید سلام سنوں گزارش ہو کہ سامی نمد نے عزت

چونکہ خاکسار بغرض شرکت طلبہ مذکورہ العلما تہذیب سامان سفر میں ہے ہوا سٹلے آپ کو سوال

جوابات تحریر نہیں کر سکتا سماعت فرماتے دو نوں شکست آپ کو واپس کئے جاتے ہیں والسلام

خیر ختام۔ الرافع الاثم محمد لطیف اللہ از حیدر آباد ۱۹۔ سوال ۱۲۔ سلامتی و جود
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ہزاروں مفتی صاحب کی جو کچھ سپر چونکہ تہیہ سفر ہو اس پر
 جواب محال و ناممکن ہے حضرت کو نے دقیق سوالات تھی انگریزوں میں کیا بہت سی ورق
 لکھوائی کتب و تلاش جزیئہ کی ضرورت تھی کنز و مینہ و قدوری میں دیکھتا تھا کہ مفتی لفظ اللہ
 فلاں فتوے پر مھر کی یا نہیں اس فتوے کو مذہب سے تعلق تھا یا نہیں صاف صریح سوال
 خبکہ جواب میں آپ کو چار منٹ سوزا دہ نہ لگتے اور کجا جواب تہیہ سفر کے باعث ایسا
 محال بھی کیا حق پرستی پر بھی کیا شراب و لاکھ کی مذہب کی سیدستی سے بہت اچھا اور سوقت
 قدرت مسلوب تھی تو معافی کیوں مانگی کیا کبھی تہیہ سفر سے فارغ نہوتے کیا یہاں کر
 چند روز تشریف فرما نہ رہے کیا یہاں سے رحلت فرمائے کسی مہینے نہوے اب جواب
 دے ہوئے اگر انعام حق کے لئے گریز مقصود نہیں تو یہ معاف فرمائے کیا معنی
 حضرت معافی خدا سے مانگیے جس کے احکام قابرہ اپنے محبت مذہب میں فتوے گھر کے
 پچھوار طے والے سے خدا و ان سنت کتاب سرگزشت و ما جو اسے مذہب میں انہیں سوانح
 جواب کو لئے آپ کو تین سال کی مہلت دے چکا اب بھی پھر بھی پھر بھی ورنہ قیامت
 میں تو سہی خدا کی نشان دہی ہے حضرت کی عظمت جتنا کہ ناظم صاحب وغیرہ فدویان مذہب
 ناحق مسلمانوں کو براہ فریب گردیدہ مذہب کیا چاہئے میں مع مذہب معلوم و صدر و ناظم معلوم
 لطیف طرہ سید کہ آپ کے دونوں مکث واپس میں اور کا غذا استفادہ کیوں حضرت
 جواب سو گریز تھی تو کیا وہ آپکا عین اہمال تھا نہ رعیت مذہب میں آکے لئے حلال تھا کیا اسکا
 واپس کرنا فرض نہ تھا خود صاحبکہ مستفیض بنے تھے نہ کیا اسکا پسینی کو ٹھکراتھا یہاں سرگزشت
 و ما جو اسے مذہب کے لفظ بہی لفظ بخش میں کہ شاید جو سہرہ شیرہ و خطاوی۔
 وغیرہ ہمیں بھی مسئلہ نظر گرامی نہ گذرا ہو گا کہ ایسی حالت میں کاغذ واپس نہ کرنا عام ہے
 یا شاید بھی مذہب کے جدید مصلحتی احکام میں مجسم ضرورت حلال ہو گیا ہو گا یا بحیثیت
 حج بالادست کر سائو نیز ضبطی کاغذ کا جرم نہ فرمایا ہو گا۔ ولاحول ولا قوۃ
 الا باللہ العلی العظیم۔

اشتراک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الحمد لله رب العالمین نعوذ بحکمہ العزیز العظیم
 اور نیکو سوزاں غلام اکبرین ندوہ پر بھی محل کیا کہ یہ علما اوسمیں فرما ہوا تھا جو اسلئے فرماتے تھے
 ہیں پھر بھی اگر کوئی ناواقف یا ناواقف صاحب نامائیں وہ جانیں غرض سنی ہاں تو اللہ تعالیٰ
 تھا اسے جسے مذہب کی اذیت و حمایت فرماتے اور بزرگوار کے خلاف کیا جسے نیا سنی
 اسپ صاحبوں نے جناب سے طلب مولانا مولوی سید شاہ سلیمان
 صاحب کے حکم پر مولانا مولوی سید شاہ سلیمان صاحب کا لڑائی اس نام نامی
 حضرت صاحب الزمان کے مدد کے واسطے کہ بیع ہو گیا ہے ملاحظہ ہی فرمایا ہو گا حسین وہ قیام
 میں کر رہی تھی جناب مولانا صاحب میں ہرگز نہیں جانتا کہ آپ فرمایا تھا کہ مولانا
 خواجہ کریم خان محمد و امین تو آپ صاحبوں کا ہم خیال ہوں بلا تفتہ کیا کیا کہ جو تک اندر
 الف لام ہے مادی بھی علمائے اہل سنت ہونا چاہتے نہ وافض و خارج و غیرہ و باب
 خذ لو منہ اذیون کون جیہ ندوہ میں جنوں شریک ہوئے اور کیوں نہ نکالے جائیں اگر کفر
 اور آپ بزرگان اگر کوئی عمدہ صورت ہیں داخل خارج کی قیام کریں میں امیدوار ہوں کہ ندوہ
 کی اصلاح بامقصد ہونا چاہئے اگر اصلاح نہ ہوتی تو میری شرکت بھی معلوم میں نے مولوی
 مولانا صاحب سے عرض بھی کیا تھا کہ مجھے رکرن نظامی سے خارج کر دیجئے میں سمجھتا ہوں وہ
 زمانہ آیا جناب والا محل القاب مولانا مولوی حافظ علی شاہ
 محمد حسین صاحب لہ آبادی رکن خط ندوہ اپنے سامی نامہ نام
 نامی حضرت مولانا مولوی حافظ سید شاہ عابد صاحب نقوی سبھوانی دام نہضت
 مورخہ ۱۳۱۰ شوال ۱۳۱۰ھ میں فرماتے ہیں ندوہ العلماء کا جلد ابتداء سے میرے مذاق کے
 مخالف ہے مولوی محمد علی صاحب کی محبت مجھ شریک کرتی رہی سال گذشتہ کی حالت دکھائی

اجنبیت ہوئی اور وحشت و لغت کتا چھٹی جیو علیہ شہر کستہ اغیار سے خالی ہونا چاہیے۔
 کہ کیا حاصل اور کیا عام علیہ وہ تو نہیں غیاری کا اور پورا تصرف و اختیار ہے۔
 لا علاج سے علو ہو تا ہوا سکتے ہیں اپنے تئیں اوس جلسہ کی شرکت کا قابل نہیں جانتا
 یہ تری راستہ میں چلیں گے کہ مذاق و انوکھا جلسہ سالانہ ہمیشہ سے پہلے ہی حضرت آقا
 ہوتا ہے۔ یہ جلسہ خاص ہم عزت با سہ لیسان جنات کا ہونا چاہیے اوسکے فوائد اپنے طور پر
 ہونا چاہیے۔ اسکا اشتهار بھی مخصوص ہونا چاہیے یہ میری راستہ اہل سنت تھی اور اب تک
 جب تک اوسکی اصلاح نہ ہو لے نین شریک ہونا نہیں چاہتا جناب مولانا مولوی
 جیکے تھویرا الاسلام صاحب مختوری رحمن رحمہ اللہ وہ حضرت مولانا
 سید محمد رحیم دام بافتوح کو تحریر فرماتے ہیں حقیقہ رواد و متکوہہ لکھنؤ میں جن میں ایسی طبع
 ہو تین جو باعث مقصد ہو تین صلحاء محض مولوی ابراہیم صاحب و جناب مولوی شاہ امانت علی
 صاحب کو جو شہر اور اوسکے صلح برہنہ تہا ناصر بھر لکھتے ہیں جناب سید محمد رحیم
 خواص ایسے ہونے کہ نہ وہ کسی امر پر اصرار کریں نہ فریاد نہ کافیر و تبدل ضرور ہوتا تو وہ تین
 سب ناظم کی جانب ہوا ان کے اخوان سے شائع ہوتی ہیں تاہم ان کے خلاف و
 خلاف کا شائع کرنا بھی ناظم کا کام ہو گا اصلاح ضرور ہونا چاہیے جناب مولوی حسین
 عظیمت حسین صاحب سے لکھنؤ و شہر اول کفایت میں برس سالہ سہ لکھ
 خالق نمائندہ بھیجا گیا تھا مولوی صاحب موصوفہ زندہ پران تمام اعتراضات کو
 جناب خفایہ دست گاہ احمد میان صاحب خلیفہ الشیخ جناب
 مولانا مولوی شاہ فضل الرحمن مرحوم متغیر گنج مراد آبادی۔

حضرت عالم اہل سنت کو سالہ سوالات کی رسید میں بتا تحریر فرماتے ہیں رفیع المکان جانا
 مولوی احمد رضا خان صاحب السلام علیکم اسکی ضروری باب مذکورہ تاہم جسکی غیر مذکور
 صاحب چھٹی جسکی صاحب کی لیاقت اور ذراقت کو دیکھ کر جو نہ ادراک میں کے اس کی
 ارسال تحریر سے بہت محفوظ ہوتے ہیں قابلیت بھی دیکھنے سے معلوم ہو کہ صاحب

معلوم ہوئی زیادہ والسلام۔ رقبہ ہامو میان شہر اٹلی زمرہ آباد جناب موصوف ناظم صاحب
 ندوہ کے مرشد زادے اور اولیٰ کے پیر و مرشد کے سجادہ نشین بجائی پیر و مرشد ہرج
 جناب مولانا مولوی حبیب علی صاحب علوی مقیم اٹا وہ رکن ندوہ
قسم اول نامہ مورخہ ۹ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری قمری جناب مولانا پیر شاہ عبد الصمد صاحب بین
 قرا کے ہیں میرٹ نے پہلے سے ایک تحریر ناظم ندوہ کی خدمت میں دینے سے حضرت مولانا محمد شاہ و مرشد
 رامپوری صدر راجن کے بھیجی سب سے جسکے جواب کا منتظر ہوں مولوی ابجد رضا خان صاحب
 تحریات مجکو دو تین روز بعد پچھنیں چاہئے تحریات دہلوی صاحب مسجد کی بہت ہی سہولت ہے
 اگر اصلاح مفاسد کی ہو جائیگی تو میں اس بارشمال ہوؤں گا انشاء اللہ ورنہ نہیں اگرچہ سب تحریر
 ناظم صاحب کی میں نہیں رکھتا چھپ چکا جناب مولانا مولوی فضل حق صاحب
 رامپوری رکن ندوہ **قسم اول** نامہ مورخہ ۵ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری قمری مولانا اہل سنت
 میں فرماتے ہیں ام حق میں مجھکا کوئی پروا نہیں جناب ناظم کا خط نہایت ناز مند و دیگر اصحاب
 درباب شرکت جلسہ بھینچا اوکئی راے ہو کہ قبل از جلسہ بعض امور ضروریہ میں مشورت کی جائے
 میرا گمان ہے کہ درباب اصلاح بھی ضرورت مشورت ہوگی اللہ تعالیٰ امور خیرہ مضیہ سے
 اصلاح مرحمت فرما کر جلسہ کو قیام عطا فرمائے جناب مولانا مولوی عبد السلام
 صاحب جلیو بری رکن ندوہ **قسم اول** اپنے نامہ مضیہ بغیہ عربیہ
 مورخہ ۱۹ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری قمری جناب مولانا مولوی عبد السلام
 تحریر فرماتے ہیں۔ بیشک سہبات کا مان لینا واجب ہے کہ ندوہ کی لغزشوں میں سخت خرابیاں
 ہیں اور دروازہ فتنہ کا کھلنا اور دین میں خلل پڑنا جب میں سوالات حقائق منا کے مطالعہ
 مستفیض ہوا اور مجھ ثابت ہو گیا کہ ندوہ بد مذہبوں کے ملامت کے اختلاف سے پاک
 و آلودہ خیانت ہو گیا ہر شرکت جلسہ کا ارادہ منسوخ کر دیا اگر آرزوی دلی شرف آستانہ ہوسی
 حضرت محمد الانام مستند الخواص و عوام (یعنی حضرت عالم اہل سنت و اہل فتنہ) کے
 والد ماجد و استاد محترم مدظلہ اور مغربین شہر کی تحریک ہو کہ وہ سب آستانہ فیض کا شاہد حضور
 پروردگار (عالم اہل سنت) کو عقیدت مند و خدام میں عہدہ سرفہارک کر دینا جناب موصوف صاحب

غریب خانے پر تشریف لایا ہوئے اور اچانک علماء کرام حایانِ سنت و اسلام کے
ساتھ اپنے وعظ و ارشاد سے قلع و قمع و رعیت میں شریک رہو جزاؤ اللہ تعالیٰ خیرا خود
جناب محلہ الباق عظم الاراکین صدر رکیمن جناب
مولانا مفتی لطف اللہ صاحب حج ہائیکورٹ حیدرآباد

اپنی ریٹری مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۷ء ایام نامی حضرت عالم اہل سنت مظلہ میں
فرمائے ہیں جو امور صلاح طلب ہوں بوجہ حسن صلاح و شیخ آپ بفضلہ تعالیٰ اس رخ مانہ پر فخر ہیں
اسلام کے رکن عظم ہیں زندہ آپ سے حضرات کی شرکت کا بہت محتاج ہے آئندہ سے جو
کارروائی ہوگی وہ بشورہ و صواب و یاد پیکر ہوگی ناظم زندہ حق بات کو قبول سے انکار نہ کریں آپ شریک
ہو جائیں گے اور امور صلاح طلب کی اصلاح بطور مناسب فرمائیں گے تو مقصد حاصل ہو جائیگا۔

خود جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب ناظم زندہ اپنے نامہ مورخہ
۲۱ شعبان ۱۳۷۷ء ایام نامی حضرت عالم اہل سنت مظلہ میں فرماتے ہیں جو مقصد آچکا ہے
وہی سید بھی ہو حکومت کے قبول کرنے میں ہرگز نال نہیں میری خواہش یہ تھی کہ آپ شریک ہو
اور احانت کرتے تو فرمایاں سب رفع ہو جائیں اور جناب ناظم موصوفت جناب مفتی صاحب کو
توصاف صاف لکھ چکے ہیں کہ میں مولوی احمد رضا خان صاحب کو اطلاع دے چکا ہوں کہ
جو کچھ وعدہ لکھتے ہیں مجھے غلطی ہوئی اور کا معترف ہوں آپ معاف فرماتے اور رکن کریں
نہو ضبط جسے آپ نے راسے ہوگی کارروائی کیجاو گی جو لوگ فرق باطلہ سے شریک ہو گئے ہیں اب
اؤ کو نہ بلایا تینکے وہ آئیں گے بھی تو خود بخود آئیں گے اؤ کو کچھ چلبہ سے سرکار نہ ہو گا حکمت علی سے
آہستہ آہستہ ان تمام خلیفین کو ہدایت کر دینگے بلکہ وہ خود حملہ نہ ہو جائیں گے اگرچہ جناب ناظم صاحب کا
کوئی خط نہیں کہا یہاں نہ آیا بلکہ جب بندہ بعینہ جناب مولانا سید اشرفی جیلانی و نامہ مولانا انجم
علی القیوم صاحب یہاں آئی اطلاع ہوئی تو ان جناب مفتی صاحب جم حیدرآباد جناب ناظم صاحب
زندہ کو خط لکھیں گے کہ یہاں تین آدمین مسلم کی ہیں اگر آپ کو یہ منظور ہو تو جب نہ ہی اب کچھ بھیجے اور
ایمان کر دے کہ اس کا جواب نہ آوے دونوں حضرات کو کہ لکھا پھر جواب نہ آوے لکھا تھا خوب دقت میں لکھا

کہ جناب مفتی صاحب و ناظم صاحب دونوں حضرات امر حق کو خوب سمجھ کر
 راضی کرنا ہو غیر تو تسلی خطوط تک جو بیعت ہمارے پاس موجود بفضلہ تعالیٰ زیادہ
 خوشی کی وہ تحریریں کہ مغز اراکین مذکورہ شہم اول نے چاہے کہ شائع کیں انکی
 یہ اعلام التقسیم الاعلام دوسری جو مفتی سے ہدایت الالباب مرقۃ العیال
 پہلی تحریریں جناب مولوی عبدالحق صاحب دہلوی رحمہ اللہ سے مذکورہ
 خود نیم مقبولہ فریقین بنکر فرماتے ہیں رہی رونما و طلبہ و لکھنؤ کی تہذیب لکھنؤ اس عبارت پر ان حضرات
 کے اعتراضات ہیں تو لکھتے ہیں فیصلہ کئے دیتا ہوں کہ اس پر تسلیم نہ کیجئے اور ہم جواب دہ
 نہیں دینگے بلکہ تسلیم کرینگے یہی ایسی باتوں پر ہم ایسے و حیل القدر عالموں کو ناراض کرنا نہیں
 چاہتے ظاہر ہے کہ علمائے اہل سنت مقاصد و مضامین کتب مذکورہ میں کلمات گمراہی و
 ضلالت و اذیہ و ہرجا اہل سنت کا وقوع بتاتے ہیں دین و مذہب اس قبل سے نہیں کہ آدمی
 خواہ عوام و سوسے کی رضا مندی کو اپنا گراہ و بدین ہونا تسلیم کرے تو باطلین حقانی نہایت
 نام کا اثر ہو گا و انہوں نے کثرت و پیشانی اعتراضات کو تسلیم فرمایا ان صرف تہذیب و تمدن و
 لکھنؤ کی تحقیق چھٹک نہیں سوالات سمجھ کر جاننے کے رد و اول و دوم و مضامین اور بعد و ظلال
 و نظر و شریعت صورت و اپرا و دین پھر علمائے اہل سنت کو کیا کہنا کہ تسلیم نہ کیجئے کہ انہیں تو جو اعتراضات
 فرماتا تھا فرما چکا اب آج چاہئے کہ مواقع ضلالت کو سمجھ لیتے ہو تو خود اس پر تسلیم بھیجے اور اس سے
 رجوع کا اعلان چاہے کہ وہ کہنے لگے بالعلمانیہ بالعلمانیہ پھر وہ اعلان باضابطہ مذکورہ کی طرف سے ہو کہ
 اتنا حقانی صاحب سمجھ حقانی ہو گئے تو مذکورہ پر سے ابھی الزام نہ اٹھاؤ دوسری تحریر چاکسار احمد علی
 کے نام سے ہوا ان بند کو اس سے ہم واقف نہیں بعد دریافت واضح ہوا کہ ایسے آپ کو ساکن
 دلی و دکن مذکورہ بتاتے ہیں اور اقرار فرماتے ہیں کہ انہی یہ تحریر مذکورہ ہی نے چھاپ کر شائع کی
 اور انہوں نے بفضلہ تعالیٰ حقانی صاحب سے بھی حایت زیادہ برتی فرمائی ہیں کہ اگر مذکورہ کی
 تقریر میں کوئی فقرہ آپ کے نزدیک خلاف اہل سنت و الجماعت یا اسلام تھا تو سنہ ۱۳۱۰ء میں کیا اعلان
 غور ہوئی تو مذکورہ کو اسکی صحت پر اصرار نہیں نہ خود اسکے قائل کو ہو سکی بابت جہد آپ کے
 سوالات ہیں اور انکار بھی جواب ہو آپ کے کہ میں ان میں سے کوئی ایک نہ دیکھتا تھا

اذ کو ملاحظہ فرمائیے اور جو کلمہ یا معنوں حضرت کریم و کیم نامناسب ہو نکال دیں جب آپ
 دستخط کریں تب وہ چھپر آپ اس کے مشغل ہوں اور ممبروں کی تعداد بڑھائیں جس کو آپ مستحسن
 ہو گی دین و ہی رکن کیا جائے آپ حق پر ہیں آئے اور ہماری لغزشوں کی بخود داد
 طور پر صلح کیجئے، جو انکے اندر اس سے زیادہ اور کیا حق کو قبول کر لینا ہو گا پھر بھی
 جاہل صاحب اپنی ہمالت سے نہیں جو کہتے ان دونوں تحریر و نحو
 سوالات تھا تھی منا کا جواب روٹھہرا رکھا ہوا دی علم مصنف تو
 حق کو صریح قبول کرتے جاہلین اور بالائی لوگ اوسے رہتا ہوں
 راجحانی صاحب کا سوال جس کے لئے سال بھر کی محنت دیتے ہیں اور لامحضر مہل فرما
 جو از جو از افاض نہیں کہ ترک پر سوال وارد ہوتا تھا احادیث و احیاء العلوم وغیرہ تک سرکاری
 نکاش حضرت تاج الفحول محفل رسول مظلوم العالی کا صحیفہ قدسیہ صفحہ ۱۷ اور دو اول صفحہ ۱۸
 اور رد و ادوم صفحہ ۱۹ ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہوتا کہ علماء جو سنت آپ کے اس سوال سے
 بھٹکے اور اس کا جواب شافی عطا فرما چکے ہیں اور دوسرے صاحب کا بہت جھک کر سوال
 معنی اہل سنت میں مہل تفتیش پیر شوق اول پر صریح مہل دہر می کا دعوے کہ کوٹ ممبر جو
 جو سنتی الایب نہیں اول تو اس کی نگذیب کو خود چھپے ہوئی رد و ادین کافی ہیں چھین
 نیچری رافضی غیر مقلد و بائی سب میل بھرتی نہیں اسکے سوا جب آپ فرمائیے کہ ان
 سوالات کا وہی جواب ہو جو آپ کو ذہن تقدس میں ہو پھر مخالفت مذہب اہل سنت واقع ہو ہو
 انکار عجب تماشائے یوں نہ سمجھتے تو فتاویٰ القادریہ چھپ گیا بطور نمونہ اوسکو دیکھئے اس کے
 علاوہ جو کلمات طعن تشنیع دونوں دور و دوری چورقی مین ایشاد ہوئے ہیں انکا جواب جہاں
 نہیں ہے سوا برکت مذکور اور کیا کہا جائے جسے صدا بار ہی تحریر و ادین کوک بھرنے کی
 تحریر و ادین سے زبانی سخت ہزار ہی ظاہر کی اور کوکب دیکھ تو یہ کچھ انا للہ وانا الیہ مرجع
 کبر معنا عند اللہ ان نقولوا ما لا نقولون ۵ خیر میں ان باتوں کی سزا
 نہیں بلکہ وہ ان رکن صاحبوں کی حق پسند کی نسبت ہوا دل چاہا تھا آخر کلمہ تحریر کا

بڑا اعتبار خاتمہ ہی کا ہوا بابتی ہی عرض باقی تھی کہ بھی سطرین جنہیں مذکور کیا گیا محمد علی کے
کے نام سے چھاپ چکا ہے پھر نشان سے اضافہ چھاپ دیا ہے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
عجیب حیرت ہو کہ حضرت حق کو سمجھ لئے اقرار کر دے تحریرین کر چکے مگر ان کا طرز و ترتیب نہ تھا
بھی بھی زندہ کا کوئی ایجاد ہی مسئلہ ہو گا عزیز دیکھ کیا طریقہ حق پسندی ہے! میرے ہاں

فرما آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ جمعین

محمد حسن رضا خان قادری برکاتی بو احسینی بریلوی غفرلہ

۲۹۔ شوال روز و شنبہ ۱۳۳۷ھ

تنبیہ

ہم شہدار میں ہوتے گیارہ حضرات کو نام نامی تھے ان کے بعد محمد اللہ تعالیٰ اور بہت ارکین حق
کے خطوط آئے اور آپ نے ہر چیز کو اپنے لئے زندہ کی حرکات شیعہ و خلاط غیرہ و شیعہ اشاعت و تعلقات
قلیہ سے نفرت فرمائی اور فرما رہے ہیں اللہ عزوجل چاہے تو وہ تمام نکات متب علماء و مغزین
اکہ ہزار سالہ میراث ہے جو ہنگے و بالہ التوسیق اس شہدار کے آفرین مولوی تھانی صاحب
کے اعلام و ہدایتہ الاکیا کا بھی جالی جواب دیا گیا اہل انصاف کو ہتھکڑیوں میں بند کیا اور ان
رسائل میں سوائے اعتراضات اہل سنت یا بعض کلمات طعن و تبذیر
و جہالت کے قابل جواب ہی نہیں تھا بھی حضرات کی حیا داری کہ اس دور قی و چور قی کے
طالب جواب ہوئے اول تو کچھ رسالہ باڑی زندہ کے دہرم میں بڑی فنائیت
و خود کشی تھی جس کے اپنے ترکب اور دوسروں سے طالب ہیں تاہم اعلام کی حد تک داری
ہیں محمد اللہ تعالیٰ رسالہ سطوہ لہ و مقوات ارباب دارالندوہ اور محمد
کی بار داری میں غزوہ اہدم سماک اللہ وہ حادثہ کر دیا گیا آئیے اب بھی حضرات
کی ہتھکڑیوں پر لکھی ہیں کہ ان سے شیعہ کی ہر کردہ کی پرانی ایسی
ایسی نکتہ و خاموشی دکھائی ہے طرفہ یکہ ہی شہدار میں اہل سنت نے اپنے موافق اسلام
شہوت کا وہ غرض زیادہ تھا تاہم محمد میں حضرات جنہیں سن کر کے گریں تو ان میں سے

مذہب کی فائز دہام علوم ہاتھ میں آتی جھٹ عبارت میں قطع ہر ایک کہیں کہیں تو بوجہ طرز
 استناد میں پیش فرمائی مشہور کتاب کی عبارت میں ایسی کار سنائی دیا کرتے تھے کہ
 جس قدر کہ اصل تمام سجد کی پیاس بجائے کو بھی اصل سنت از جو پیش گئے تھے میں سارا فیض
 لکھ کر طبع فرمایا ہے چنانچہ بہشت وشت بہریت دوبارہ ام سن + چتر میدہ تو چہ قدر رسیدہ
 اعلیٰ سلطانوں کو ہدایت فرما۔ آمین

اشتہار ہمارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے اَلصِّدْقُ نَبِيٌّ
 وَالْكَذِبُ مَغْلُوبٌ یہ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے قوس مطبوعہ
 حیدرآباد کے انسجبت چند خطوط جنہی لطفہ اللہ صاحب حج ہائیکرٹ حیدرآباد کے ظاہر
 گئے اور معاذ اللہ گویا وہی سہائی کی مانند سمجھ کر تعدد و تمیز ان سے بار بار بچا پاؤں دور
 بھیجا اگرچہ انصافاً حیدرآباد میں خطوط کی رو سے ان خطوں میں شک شدید ہو اور وقت ان
 لوگوں کے زعم میں مفتی صاحب ذریعہ خطوط لکھے اور وقت یہ ہو سکتی ہے کہ ان میں جھوٹ
 مفتی صاحب خطوط میں سب کر دیا تحریف کر دی مفتی صاحب انہیں دیکھ کر گفتگو حیران ہو سکتے
 اللہ العالیٰ جہی معنون کیا ہے اور معقلہ بالانصاف جب ان خطوط کو دیکھتے انکشت ہر زبان
 پر جاتے کہ بالاعالیٰ جہی یہ کیا ہے بھلا کھان جناب مفتی صاحب کی مقدس شان پر
 کہان ان خطوط کے عایانہ بیان جنہیں جناب مفتی صاحب نو عقیدت تھی اور انہیں بھی کہتے
 اپنی خطوط پر گزشتہ مفتی صاحب کہ انہیں علوم ہوتے بھلا بھرات ان کے فرمانے کی ہے
 کہ کتب پر عین نے ضروری ہے مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ قوسے دربار کو مذہب ہے
 اگر ایسا مانتا تو ضرور کہتا تو یہ مفتی صاحب کی شان تو ارفع ہے ایسا کلام خلاف حدیث

و خلافت شان افتاکوئی متدین طالب علم بھی نہ کہ سکاٹان شکوک کے رفع
یہ سب ارک خط مشورل ذیل بریلی کے اچھے مسلم رئیس جناب مولوی سید محمد

جناب مفتی صاحب کچھ متین صحابہ گیارہ

کے لئے اس لئے مولوی سید محمد آبا دین
میں پڑھا دی جب مفتی صاحب سب
فرکی وہ کھان غواہ اور غفران
پہلے کچھ مولوی سید محمد آبا دین
میں پڑھا دی جب مفتی صاحب سب
فرکی وہ کھان غواہ اور غفران

نقل نامی نامہ حضرت عظیم الہیہ کتابچہ رسول قبلہ کعبہ
بدایونی بنام گرامی جناب ستطاب مفتی صاحب
حیدر آباد و دام ظلہا

جناب کرمی مفتی مولانا مفتی لطف اللہ صاحب زادہ لطیف۔ بعد سلام سنون گزار مشر سے
کہ چند معروضات پیش کرتا ہوں جسبہ مشورہ جواب یا مواب سو مشرت فرمایا جادون ایک خط دفتر
مذہب العلماء سے مدرسہ قادریہ بدایون میں میری طلب کو واسطے آیا اسی بنا پر میں حاضر ہوا
لیکن پھر وہ معذرت دیا یہاں اگرچہ قطعاً مطبوعہ رسائل و اخبار کے دیکھنے میں آئے
جنہیں جناب والا اور آپ کو شاگرد مولوی عبد الغنی صاحب کرام سے میری تمکذیب بطور
تخلیف شائع کی گئی ہے مگر یہ خط منسوب بہ مولوی عبد الغنی صاحب کا کذب تو خود جناب
والا کی تحریرات منسوب بلکہ خود اوسى تحریر سے ثابت ہو کہ ان کے نام کی ایک تحریر میں ہے
کہ وہ فوت ہے چہرہ مولوی لطف اللہ صاحب فریقہ کی ہے فقط غلطی کی تعلق تھا اور دوسرے
تحریر میں ہو کہ فقط غیر مقلدین جو اماموں کو مشرک کہتے ہیں یا شیعہ غالیہ کی نسبت دوسرے
سوالاں تھی بلکہ جناب والا کی تحریر منسوب ہو بہا اللہ تعالیٰ نے ثابت ہو کہ وہ فوت ہے
مشورہ سے لے کر مولوی عبد الغنی صاحب کرام کا جناب کو سب سے اور ان کی
تسلیم کا اور تحریر سے کا انرا ہے ہمیں اللہ سوا لا تعلق ہو یہ اللہ شیعہ خالیان

اور شیعہ بڑا تیان اور شیعہ تفسیلید اور غیر مقلد و غیر ہم کے ہیں پس محمد اللہ تعالیٰ
 کذب و افتراء جزا تحریر منسوب بہ مولوی عبد الغنی صاحب کا حسب اقرار و تصدیق جناب
 حلالہ کے بخوبی ثابت ہو یا بالعکس و نیز اصل مطلب بطلان بیانات رونا و دوا و غیرہ
 مستلزمات مذکورہ کا فیصلہ بھی بموجب آپ کو اسی اقرار کے وجود بارہ تصدیق فتویٰ کے
 فرما دیا ہے مسلمان عاقل پر جسے نظر انصاف کتب مذکورہ و فتوے مذکورہ دیکھا ہے بخوبی
 دیکھا ہے کہ مذکورہ آپ کی تحریر میں ہے کہ چوتھے جرحید آباد میں چھپکر بریلی میں شائع کیا گیا ہے
 اس کے صفحہ ۲۴ میں جو سوالات و جوابات مرقوم ہیں ان جوابات کی بیشک میں نے تصدیق
 کی ہے اور مقررہ می ہے اور میں کچھ مذکورہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ان جوابوں سے
 مذکورہ کو ضرر پہنچتا ہے اور آفرہ اور اسی بنا پر چند قطعات و رسائل میں اٹھتا ہوں کہ کتب کا
 دیا گیا ہے اور کتب مذکورہ کی تصدیق و حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے لہذا چند امور ضروریہ و مزکرانہ
 اولاً یہ کہ میں شہادت علم اپنے رب قدیر علیم و خیر سمیع و بصیر جل شانہ کی و کفی باللہ
 شہید گذارش کرتا ہوں کہ میں نے بمقام حیدر آباد خدیوۃ الامین عرض
 کیا تھا کہ ایک مدت سے بدایون و بریلی میں شیعہ کے رسائل شائع ہوتے ہیں اور جہاں کو طرح
 طرح کے دہسکے دئے جاتے ہیں کہ علماء محققین ندوۃ العلماء نے ثابت کیا ہے جو مفسر
 کلمہ طیبہ پڑھو اور نماز کعبہ شریف کی طرف او اکرے وہ عمار دینی بجاتی ہے اور اسکو گمراہ کہنا
 چاہیے کہ کافر مفسر نا باطل و گمراہی ہے پس جو لوگ شیعہ کو بسبب ان کے عقائد کے کافر
 بلکہ گمراہ بھی کہتے ہیں قول و انجام دوز ہے اور اہل قبلہ کی رد میں جو کوشش رکھتی جاتی ہے وہ
 سب بجا ہو و علیٰ ذالعیاس و دایہ مکائد کا منشا رسائل ندوۃ العلماء مثل رونا و غیرہ کی
 بعض عبارات میں جن پر بہت اعتراضات وارد ہوتے ہیں پس اسکا دفع ضروری ہو تاکہ شیعہ
 و غیر ہم کو موقع اضلال جہال نہ ملے اور پھر چند مقامات کتاب رونا کے ملاحظہ فرمائیے اگر
 مع اس فتوے کے جسکو مولوی محمد الزاق صاحب فرخید آباد میں چھاپا ہے اور آپ بھی
 اسکی تصدیق کی تھی پھر آپ کی تحقیق میں جو پڑ دیا تاکہ بعد محرم ملاحظہ کے بوقت فرصت اس میں
 تصدیق فرمائیے اپنی کھیریں اور دوز کے قتلہ میں جان غارت ہو معلوم ہو گا کہ آپ

حکم پر ہے اور قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا ہر جہت تک کل
 ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھنے اور جو ایک اور ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
 وہ کافر ہے اور اسی بنیاد پر ان کو جو باوجود اقرار کلمہ توحید اور نماز قبلہ کی طرف ادا کرنے کے
 فرضیت زکوٰۃ یا صوم رمضان کے منکر ہوں یا حقیقت جنت و ناریہ وجود خارجی ملائکہ کے منکر ہوں
 اور ان کو جو کہ قائل ہیں اس امر کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید میں
 اپنی طرف کو کھینچی باز باوقی کر دی ہے اور ان کو جو باوجود اقرار کلمہ توحید کے اعتقاد اہل بیت کرام کو
 حضرت انبیائے عظام سے افضل قرار دیتے ہیں کافر کہتا ہے میری فہم میں مذکور ہوا ضرر ہو چکا
 کہ اس کے روئیاؤں وغیرہ میں ان سب لوگوں کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کی طرف سجدہ
 کریں مسلمان ہونے کا حکم دیتا ہے دیکھو صفحہ ۸۸ رو دو اسال دوم صفحہ ۱۲ و ۱۶ و ۱۷
 ۱۹ و ۲۳۔ مضامین اب جو کچھ کیا آپ کے نزدیک فتوے مذکورہ کو مخالف مذہب کے نہ کہنا
 ان مدعیان نسبت خطہ کے یا ہضانی نہیں ہے چھ فتوے مصدقہ جناب والا سے لیں
 قول کا جو کہ مسئلہ کہ حنفی حنفی یا مکی جنہ کی کے اعتقاد یا بدعلیات میں ایسا فرق ہے کہ
 اوپر خیال کیا جاتے تو شرکت اسلامی بھی تریگی خطہ باطل خدا ثابت تیس سے میری فہم
 مطابق مذہب کو ہوا ضرر ہو چکا کہ اہل مذہب کی تحقیق میں وہ قول مصرح ہو کر کچھ صفحہ ۹ و ۱۰
 سال دوم صفحہ ۱۸۔ مضامین اب رجوع اب براہ ہضات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے ارشاد
 بھی مذہب کی نفرت کو ہوا ضرر ہو چکا یا نہیں چھ فتوے مصدقہ جناب میں غیر مقلدین زمانہ کو گمراہ
 و خارج از اہل سنت قرار دیکر جو کہ کتاب فتح البیہ کی گریہ ہے جسکی تعلیم پر جناب والا اور
 ناظم صاحب و دیگر علمائے مشہورین کی مصدقہ و تخطیث ہیں اس سے بھی میری فہم میں مذہب
 ہوا ضرر ہو چکا کہ اہل مذہب کی تحقیق میں مسئلہ میں غیر مقلدین اختلافات میں اختلافات حنفی شافعی
 حنبلی و دیگر صفحہ ۹ و ۱۰۔ مسئلہ سال دوم جسکی رو سے غیر مقلدین کا گمراہ و خارج از اہل سنت
 ہونا باطل ہوتا ہے برخلاف فتح البیہ کے جسکا حوالہ فتوے مسئلہ جناب والا میں ہے
 پس میں سے ضرر مذہب کا ثابت ہو یا نہیں چھ فتوے مصدقہ جناب والا میں مصرح ہے
 کہ حنفی و حنبلیوں کے بعض احرار جانتے تو مذہب میں کلام کتب اہل سنت میں

لغیر از امانت و رد و دروس ہے اس سے حاصل مقصد مذکور کہ تم جاؤ واقفانِ حق و قدس
 و تحریر امانت ہر کلمہ گو ہے حضرت عظیم ہو چکا بلکہ اس کا سبب اتصال کلی ہو گیا۔ ۱۶ و
 ۱۸ و ۲۴ و ۲۷ مضامین اربعہ و صفحہ ۳۲ و ۳۸ و ۴۰ و ۴۱ مضامین اربعہ و صفحہ
 ان چند امور پر نظر تخفیف قصد مع جناب والا کے اقتدار کیا گیا اسکے جواب میں حضرت عظیم
 ہوں اور آپ کو بواسطہ حق اسلام کے جو سب حقوق سے بڑا ہے ہندو عاکر تاجپون اس سے محفوظ
 جواب ہو وقت ہو کہ صباح کثرت بندہ ۲۸ ماہ سوال ہے آجی شام تک یا مانسجے رات تک مجھ کو عنایت
 ورنہ سکوت تسلیم و قبول پر مجبور ہو گا زباید سلام۔
 معروفہ فقیر عبد القادر قادری
 حنفی بدایونی دار وحال شہر ربی۔

الحمد للہ حق واضح ہو گیا

یہ نام مسئلہ کہ صبح بعد طلوع شمس جناب مولوی صاحب موصوف فی ہر اہی جناب مولانا ابراہیم صاحب
 بریلوی و جناب مولانا مولوی محمد فضل الحجید صاحب فاروقی خدمتِ گرامی جناب مفتی صاحب مین
 یہ ہو چاہا کہ الحمد للہ جناب والا نے حرفت بحرفت ملاحظہ فرمایا اور اس کے کسی بیان پر کلمہ حق و انکار
 فرمایا پھر وقت مرحوم گذر کر آن دو سرادقِ قویہ و دوسرے کے آیا آج تک جواب نہ آیا حالانکہ اس کے لئے
 صاف ارشاد تھا کہ سکوت تسلیم و قبول پر مجبور ہو گا اہل علم تو سمجھ لئے کہ ماشاء اللہ جناب مفتی صاحب
 انجی شان کے مطابق منہ سارک خط کی کیا نفس قصد حق فرمادی ہر طالب علم نے پھر مسئلہ
 کیا ہو گا السکوت فی معترضات الی بیان بیانت۔ یعنی بیان کے موقع پر حق ہو گا
 بیان بھی باقی ہے حضرت صاحب کرامت جناب و یا تھا کہ خاصہ حق قبول شہر گئی اب رہی بعض عام خطرات
 اور عین کے مطابق انہر جناب مفتی صاحب بھی بدلی میں رد و فی مضمون خط مذکور ان کے
 خود گزارش کے جواب میں جو میں نے مفتی صاحب جواب میں لکھا ہے میں خود جان میں کہ ان کی شان میں
 ان کے خط میں اس پر ہر خطا خطا کا ذکر کرتے ہیں حق کا جواب کہ اس میں اس خط میں ایک
 مقبول فرمایا کہ اس خط میں اس کا ذکر کے نفس سے اس کی نسبت تمام خطا خطا
 خطا میں اس کے خط میں اس کے خط میں اس کے خط میں اس کے خط میں اس کے خط میں اس کے خط میں

سہ مہینے صاحب کو سامنے جب فتوے تصدیق کے لئے حیدر آباد میں پیش ہوا اور مذکور
 صریح ذکر کیا اور وہ مذکور مفتی صاحب کو دیکھائی گئی دو روزوں کے پاس رہی مفتی صاحب
 حضرت تاج الخواں نے فتوے پر تصدیق نہیں کی تھی یہاں تک کہ مفتی صاحب ہی کے حکم پر
 حیدر آباد سے اور وقت کوئی مختصر کیا گیا تو گواہ کرنے گئے نہ اسکی حاجت پڑنے کا جملہ وہ مختصر
 بعد انکار کا علاج سرا اسکے کیا جو کہ مسلمانوں کے سامنے حلف سوسن لہر حلف ہو کہ دین
 اور جہنم کی ہلاکت کی دعا کریں یہی طریقہ خود قرآن مجید میں بارشاد ہوا ہے چہرے کو اوپر قبول
 تامل کیا اور آجی اسی قرآن اللہ تعالیٰ جہنم سے کھلا جانا ہے عکھوتے کھڑے کا پر وہ چلیا گیا
 مفتی مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرما آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم قادری غفر اللہ تعالیٰ لہ
 ۲۶ شوال روز دوشنبہ ۱۳۱۳ھ

شہار خیم

ندوہ کے عالموں سے جواب کا مطا بہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد باقر علی رسولہ الکریم

ایک شب شہر کو ندوہ کے جسے تم ہر یک وقت مشائخ اہل حق کا ایک شہر
 مسلمانوں کے ہر ایک نے مناظرہ کے لئے اپنی شہر کی طرف فریاد کی تھی کہ
 ہر ایک نے سن کر بد بختی سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر ایک جواب نہ ملے
 اگر جواب نہ ملے گا اگر اسے جنت ہو تو میں ان دینی کاموں کا کارگر ہوں

پالیسی واسطہ حضرات کی رگون میں بھی کچھ خون حیمت از جوش کھایا ہے۔ (۱) روزی
 بھی وہ خوشنشین کہیں کہ قبل از جلسہ اسکا لقمہ فرمایا ہے سمجھ لیجئے یا صاحب
 غلام و پچھتر جلسہ سے دو ہفتہ پہلے حاجی ریا منزل الدین صاحب رکن خاں نے تشریف
 لا کر فرمایا کہ ہم قبل جلسہ اراکین مذکورہ سے چند عاملوں کو بلا لیں اور وہ امور مزاحمہ فیصل کہیں
 حضرت عالم سنت مظلوم نے فرمایا یہ عین تمنا اور اول روز سے ایسی سہتد حاج ضرور
 بلائیے مگر سنی الذہب ہوں کہ بد مذہب حضور رسائی مذہب کی کیا شکایت اور شکوہ جو
 کچھ جو خیر سہی ہو کہ طال راہ پناہ مذہب نے بدستے کئے کئے کی گنجائش داتا ہے
 حاجی صاحب فرمایا صاحب کو خط لکھا اور یہاں دیکھئے کہ یہی حاجی کی تجویز کر کے اور
 پچھتر صدائے برخواست لیجئے کہ علما و کلمہ شاہ محمد حسین صاحب آبادی نے بھی قبل
 تشہیر کی تھی کہ یہ فرمائی حضرات فرمایا کیا اندام صاحب فرمایا اراکین کو پیش از جلسہ
 آئینہ کے اشتہار بھی بھیجے مگر کچھ طور نہ ہوا پچھتر حضور جلسہ سے ایک دن پہلے حضرت ناظم
 مولانا مولوی محمد عیسیٰ القادر صاحب قبلہ نے مسجد جامع میں جمع ہوا
 جمعہ ہزاروں مسلمانوں اور اہل علم کے مجمع میں (جن میں بعض اراکین مذکورہ بھی تھے) مقرر
 فرمایاں فرمائیں اور بار بار تقاضا فرمایا کہ جو ذی علم ہیں خلاف سمجھتے ہوں جواب دیجئے
 کوئی نہ بولا پچھتر دوران جلسہ میں ہر روز ادھر سے دو ایک عالم آئے رہے اور ان
 شاعات مذکورہ کا ہر کی گیتیں سب صاحب تسلیم فرمایا گئے اور مذکورہ سے اعلان اور
 کوالیٹے کے ذیل ہو کر گئے اور پھر طبع کرنے آئے ان کے جلسہ ختم ہو گیا چنانچہ وقت حشرات
 ہو شکوہ چھڑا کسی اب جب تک اہل سنت کو اپنے جواب چھپکرتے ہم جلتے ہو گئے ان بات
 سمجھنے کو وہ جادو کی کہ ہم دستگیر ہو سکتی ہے یا جو ہم کے سامنے ان تمام بات ہے
 تو ہم نے سنی علماء کی ہوتی تو ہم نے کب وہاں عارضی اور کتاب میں ہوتی تو ہم نے
 میں کب تک کوئی حضرت ہوں تو کب تک میں کہ شہر دیکر میرا کچھ دیکھ کر
 میں کب تک میرا کچھ دیکھ کر میں کب تک میں کب تک میں کب تک میں کب تک میں
 آئے ہیں کہ میں کب تک میں کب تک میں کب تک میں کب تک میں کب تک میں

اور جو گھنٹے تک سوچتے رہے کچھ کھلا نہیں فرماتے تھے شاید کچھ گالیان مارا جس سے
 ظن سے تصدیق بھی نظر نہ فرمائی کہ رموز مذکور علماء دارالہست کا اسماء طیبہ سے ہیں
 خیر ہیں اسکی کیا شکایت مذکور کی خوش فہمی و بدظنی اگر مترادف نہیں تو مگر اس سے
امجد علی و مراد علی عظیم بجا اللہ قابل گذارش ہے کہ مولانا مولوی صاحب
 صاحب علی حیدر آبادی اول جو فتوے دربارہ شہادت مذکورہ شائع فرمایا اسے عام
 استغاثہ کے طرز پر اوہیں نام مذکور کی تصدیق نہ تھی اس کے اقوال نقل کر کے سوال کیا
 سپرینٹنڈنٹ صاحبوں نے مجھ سے کر کے یہ عرض کیا کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ سوال
 متعلق مذکورہ ہیں ورنہ پھر نہ کرتے۔ اس عذر پوچھ پاؤد ہوا کی ناز برداری کر کے مولانا
 موصوف نے ایک فتوے تصبیح نام مذکورہ و ذکر عبارات مذکورہ تبصریح کتب مذکورہ معارف
 و شمار صفحہ تحریر فرمایا اور ادنیٰ مذہب مذہب الہست و جماعت کی رو سے حکم مندرجہ
 استاد و زندقہ والہ اثبات کیا کہ اب جو حضرات علماء کرام اسپرینٹنڈنٹ صاحبین
 ملاحظہ فرمائیں کہ یہ مذکورہ کے اقوال میں مذکورہ کے بارہ میں سوال میں اور ساتھ ہی
 کہنے والے حضرات کی خدمت عالیہ میں مذکورہ کی جو رواد میں کہ ان عبارات پر
 تحقیق میں فرما کر تطبیقیں دکھا کر میں کہیں بغضہ تھائے اجلہ علماء بمبئی و حیدر آباد
 راجہ آباد و ناسک و علی گڑھ و دہلی و بدایون و بریلی وغیرہ
 علماء نے صاف صاف تصدیق فرمائی کہ ان کے اندر طبع ہو کر یہ انظار اول
 ہو گا اب تک جن حضرات علماء کی اسپرینٹنڈنٹ صاحبین اور میں خاص وہ حضرات کہ علاوہ
 غرض اول حیدر آباد و فتوہ دوم و ثلث و اولی القندہ کے میں جگہ اگر سرگزشت و قزوین میں
 یہاں ذکر ہو گئے انکی علامت فرج جو بجا اللہ شاہنشاہ قزوین و قزوین کے عالم علماء میں
 ہر وقت کتب بغضہ تھائے ساتھ سے بہادر مرزا جناب مولانا مولوی موصوف
 صاحب مراد آبادی مصنف فتح البیلین مدرسہ مدظلہ ہند آبادی
 ہر وقت کتب بغضہ تھائے ساتھ سے بہادر مرزا جناب مولانا مولوی موصوف
 صاحب مراد آبادی مصنف فتح البیلین مدرسہ مدظلہ ہند آبادی

راہی بخیر کنیل پر سنی ہے میں شیر زدہ کے خیالات عمرہ جانا تھا مگر سال گذشتہ سے بیمار
 یعنی طویر سے معلوم ہوا کہ اس جلد میں اخلاص نہیں بلکہ صرف اپنی گرم بازاری منظر پر ہے
 نیز توفیق الہی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی کاشن
 آبادی ساکن ٹانک درگاہ محلہ رکن حسیل ندوہ نے بھی اس
 صریح و جلیل فتوے پر چھ رشتہ زمانی اور اقوال ندوہ پر ضلالت و گمراہی و الحاد و غیرہ جملہ مراتب
 مندرجہ فتوے کے نسبت صاف و کھد یکا کہ الحیب معیب فیما قال عجیب و چونکہ یہاں کیا با
 حق ہے واللہ و رب العالمین۔

شمار عام	نام نامی	نشان نامی	وصیت
۵۷۴	جناب شیخ ابراہیم صاحب پیر شیخ چاند صاحب	بیمبئی	مع
۵۷۵	جناب مولوی محمد اظہار احمد صاحب منہدی قادری ابوالعلانی	بہار علی	مع
۵۷۶	جناب سید اکبر علی خان صاحب ہتم کوٹوالی	ضلع سیک	مع
۵۷۷	جناب سید سرور علی خان صاحب بہار و ضلع اکبر سرور	دکن	مع
۵۷۸	جناب سید صادق علی صاحب ہتم کوٹوالی	ضلع سیک	مع
۵۷۹	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی کجاسی	کوٹلیار	مع
۵۸۰	جناب سید معین الدین صاحب قادری سہشت کشن	اکولہ	مع
شمار عام	نام نامی	نشان نامی	وصیت
۵۸۱	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب حق قادری	پیشند	خدا
۵۸۲	جناب سید محمد صاحب کاشن آبادی سرور کجاسی	ٹانک	خ
۵۸۳	جناب سید شاہ محمد حسن صاحب کاشن آبادی سرور کجاسی	ضلع سیک	خدا
۵۸۴	جناب مولوی ابوالاسلام صاحب کاشن آبادی	ضلع سیک	خدا

شماره	نام	نام ساهی	نوعیت
۵۸۵	۲۹۵	جناب مولوی حیدر علی صاحب مرحوم مفتی الکلام	حج
۵۸۶	۲۹۶	جناب حیدر علی صاحب حافظ محمد اسحق صاحب مفتی چشتی صاحبی	خدا
۵۸۷	۲۹۷	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب انگریز آبادی	خدا
۵۸۸	۲۹۸	جناب مولوی سید امام الدین احمد صاحب نقوی مگر	سک
۵۸۹	۲۹۹	جناب سید امیر علی صاحب مفتی رئیس علم	خدا
۵۹۰	۳۰۰	جناب مولانا سید امجد الدین محمد الدین صاحب مفتی رکن	خدا
۵۹۱	۳۰۱	جناب شیخ اولاد حسن صاحب	سک
۵۹۲	۳۰۲	جناب شیخ افضل حسین صاحب	سک
۵۹۳	۳۰۳	جناب مفتی چارغ علی صاحب	خدا
۵۹۴	۳۰۴	جناب مولوی سید حبیب صاحب تاقی	سک
۵۹۵	۳۰۵	جناب سید شاہ حبیب الرحمن صاحب	خدا
۵۹۶	۳۰۶	جناب مولوی غلام الرحمن صاحب صنف	خدا
۵۹۷	۳۰۷	جناب مولوی غلام الرحمن صاحب	خدا
۵۹۸	۳۰۸	جناب حاجی شیخ خورشید علی صاحب	خدا
۵۹۹	۳۰۹	جناب مولوی رئیس الدین صاحب مفتی	خدا
۶۰۰	۳۱۰	جناب سید شاہ محمد کربا صاحب مفتی قادری	خدا
۶۰۱	۳۱۱	جناب حافظ سلامت اللہ صاحب مدنی مفتی	خدا
۶۰۲	۳۱۲	جناب مفتی محمد الدین محمد صاحب مدنی مفتی	خدا
۶۰۳	۳۱۳	جناب مولوی سید محمد صاحب مدنی مفتی	خدا
۶۰۴	۳۱۴	جناب مولوی سید محمد صاحب مدنی مفتی	خدا

کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا یہ وجہ تک مکمل
 ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھنے اور جو ایک اور ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
 وہ کافر ہے اور اسی بنا پر اوکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید اور نماز قبلہ کی طرف ادا کرنے کے
 فرضیت زکوٰۃ یا صوم رمضان کے منکر ہو کہ یا حقیقت جنت و نار و وجود خارجی ملائکہ کے منکر ہیں
 اور اوکو جو کہ قائل ہیں اس امر کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید میں
 اپنی طرف کو کچھ کچی باز باوقی کر دی ہے اور اوکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید کے ائمہ اہل بیت کرام کو
 حضرت انبیائے عظام سے افضل بتاتے ہیں کافر کہتا ہے میری فہم میں مذہ کوڑا ضرر پہونچا
 کہ اس کے روٹیا و وغیرہ میں ان سب لوگوں کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کی طرف سجدہ
 کریں مسلمان ہونے کا حکم دیتا ہے دیکھو صفحہ ۸۸ ردود او سال دوم و صفحہ ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹
 و ۲۳۔ مضامین ابوجہر کیا آپ کے نزدیک فتوے مذکورہ کو مخالف مذہ کے نہ کہ ان
 ان عربان نسبت خط کے ناہضانی نہیں ہے پھر فتوے مصدقہ جناب والا سے اس شخص کے
 قول کا جو کہتا ہے کہ حنفی یا حنفی یا حنفی کے اعتقادات و عملیات میں ایسا فرق ہے کہ
 اوپر خیال کیا جائے تو شرکت اسلامی بھی نریسگی غلط و باطل ہونا ثابت ہوگا اس سے میری فہم
 مطابق مذہ کوڑا ضرر پہونچا کہ اہل مذہ کی تحقیق میں وہ قول صحیح ہو کر کیر صفحہ ۹ وہ امر
 سال دوم و صفحہ ۱۷ و ۱۸۔ مضامین ارتعاب براہ ہضات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے ارتعاب
 بھی مذہ کی نظر کو ضرر پہونچا یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب میں غیر تقلید میں زمانہ کو گمراہ
 و خارج از اہل سنت و رد و بکرم کتاب فتح البیں کا کردار ہے جسکی تقسیم پر جناب والا اور
 ناظم صاحب و دیگر حکماء مشہورین کی ضرورت خط ثبت نہیں اس سے بھی میری فہم میں
 برا ضرر پہونچا کہ اہل مذہ کی تحقیق میں تقلید و غیر تقلید کی اختلافات مثل اختلاف حنفی شافعی
 حنابلہ و دیگر فرقہ ۱۰ و ۱۱۔ ردود سال دوم میں اس کے غیر تقلید کا گمراہ خارج از اہل سنت
 ہونا باطل ہونے پر خلاف فتح البیں کے حکام ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب والا میں سے
 پس اس سے ضرر مذہ کا ثابت ہو یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب والا میں صحیح ہے
 کہ حاجت و اضطرار سے بعض اقرار جائز ہے کہ مذہبوں کا حکم کتاب اہل سنت میں

سر ہے مفتی صاحب کو سامنے جب فتوے لکھ دیے گئے تھے حیدر آباد میں پیش ہوا اور مذکورہ
 جس طرح ذکر آبا و اجداد مفتی صاحب کو دکھائی گئی دور روز ان کے پاس رہتی مفتی صاحب
 و حضرت تاج العوالم نے فتوے پر تصدیقیں لکھیں پھر یہ دفعہ مفتی صاحب ہی کے مکان پر
 ہوئے تھے نہ اور سوقت کوئی مختصر بنایا گیا نہ گواہ کرتے گئے نہ اسکی حاجت پرشنے کا جہلا و بیہوش
 پھر انکار کا علاج سوا اسکے کیا جو کہ مسلمانوں کے سامنے حلف سوسن لیں چلف سو کھدین
 اور جھوٹے کی ہلاکت کی دعا لیں پھر یہ طریقہ خود قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے پھر پتے کو اوکو قبول کر
 تاں کیا اور اچھی اچھی توانا اللہ تعالیٰ جبرست سے کھلا جانا ہے عکھو ٹکھو بکا پو دہ بکا بکا بکا
 اسی مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرما۔ آمین

بید محمد عبید اللہ کریم قادری غفر اللہ تعالیٰ لہ

۲۹ شوال ۱۲۸۳ھ

شہار خیم

ندوہ کے عالموں سے جواب کا مطا

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ

آج شنبہ شبہ کدوہ کے جسے ختم ہو چکے وقت عشاء تکین ہر مذہب کا ایک شہنشاہ
 مطہرہ ابابکر بن علی نے مسافر کے لئے اسی مسجد میں ظاہر فرمائی درمیانے کمال
 ہر قسم کے ال سنہ ہر بکرت سوالہ حلیہ حاضر کر چکے اور انک جواب دیا بلکہ
 صاحب جواب مجھے سے بھلا آیا ہے جسے بکرت برکاتین ان بری کا ملک کھا کر اسی

پالیسی واسے حضرات کی رگون میں بھی کچھ غون جیت و جوش کھایا ہے تو روز
 بھی درخو سبتین کین کہ قبل از جلسہ اسکا تصفیہ فرمایا ہے سمجھ لیجئے یا سچو
 مذاو پچھر جلسہ سے دو ہفتہ پہلے حاجی ریاض الدین صاحب رکن خاں نے
 لا کر فرمایا کہ تم قبل جلسہ اراکین ندوہ سے چند مالون کو بلا لیں اور وہ اندوہ سے
 حضرت عالم سنٹ مذللہ فرمایا سید عین تہا اور اول روز سے اسکی سہتد حاج ضرور
 بلا کیے مگر سنی الذہب ہوں کہ بد مذہب سو ضرر سانی مذہب کی کیا حکایت اور گفتگو جو
 کچھ ہو تحریری ہو کہ طال را وہ پناے مذہب نے بدلنے کھنے کر مٹنے کی گنجائش ہاتھ آئے
 حاجی صاحب فرما طم صاحب کو خط لکھا اور یہاں دیکھئے کہ بھیجا جسکی تکیل کر کے اور خط لکھا
 دیکھو دے برخواست لکھا کہ معلوم کہ مولیٰ شاہ محمد حسین صاحب آبادی نے بھی قبل
 تصفیہ کی تحریر فرمائی حضرات فرمایا کیا اور ناظم صاحب فرمایا اراکین کو پیش از جلسہ
 آئے کے اشتہار بھی بھیجے مگر کچھ طور نہ پا پچھر شروع جلسہ سے ایک دن پہلے حضرت الحاج
 مولانا مولوی محمد عظیم القادری صاحب قبلہ نے مسجد جامع میں ہر
 جمعہ ہزاروں سدا لون اور بل علم کے مجمع میں (جنہیں بعض اراکین ندوہ بھی تھے) عدو
 فرمایاں فرماتے اور بار بار تقاضا فرمایا کہ جو ذی علم سہین خلاف رکھتے ہوں جواب دیجئے
 کوئی نہ بولا پھر دوران جلسہ عین ہر روز اور دوسرے دو ایک عالم آگے رہے اور ان
 شاعات مذہب کا ہر کی گیتن سب صاحب تسلیم فرمایا کہے اور ندوہ سے اعلان اصول
 کہ انیسے کے پھیل ہو کر گئے اور پھر ملت کر کے اسکی حدیث نہ رہا جسے وقت خراج
 ہو گئے و حور آئین اب جب تک اہل سنت کو طر بنے جو اب پھلکے آئے ہم جلتے ہو گئے۔ ہاں
 کے گور سدا علی کریم دستگیر مسعودی ہے با حرام کے سامنے الزام مانا اگر کسی نے
 نہ کہے سے سدا علی کریم کوئی نہ جیتے کہ ان قابو نشی اور رکاب میں نہ مانا کہ صرف
 ہر کیا کہ کوئی حضرت ان کو کافی اظہار میں کہ شہار دیکھو سدا علی کریم کوئی نہ کہے
 شہر کو شہر سدا علی کریم سمجھا سوال میں ہر سوال میں کہ شہر کو شہر
 آئے ہر شہر سدا علی کریم کہ شہر کو شہر سدا علی کریم سوال میں

اور گھنٹہ تک سوچتے رہے کچھ کھلا نہیں فرماتے تھے شاید کچھ گالیوں سے اس میں
 ظن کے تصدیق پہ بھی نظر فرمایا کہ رموز مذکور علماء دارالہست و اسماط علیہ السلام آخر میں
 خیر چہاں سکی کیا شکایت ندوگی و خوش فہمی و بدظنی اگر مترادف نہیں تو اس میں جب میں
امجدیہ و مردہ خطیم بحمد اللہ قابل گذارش ہے کہ مولانا مولوی بدایہ
 صاحب نے یہ سید راہی اولیٰ جو فتوے دربارہ شہادت ندوہ شائع فرمایا تھا عام
 کے طرز پر اوس میں نام ندوہ کی تصریح نہ تھی اوس کے احوال نقل کر کے سوال کیا
 اس پر بعض معنی صاف جاننے میں کر کے یہ عذر پیش کیا کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ سوالات
 متعلق ندوہ ہیں ورنہ محض نہ کرتے اس عذر پرچ و پاؤں ہوا کی ناز واری کر کے مولانا
 موصوف نے ایک فتوے تصبیح نام ندوہ و ذکر عبارات ندوہ تبصریح کتب ندوہ معذرت
 و شمار صفحہ تحریر فرمایا اور اوپر مذہب مذہب اہلسنت و جماعت کی رو سے حکم صلاحت
 منشا و زندقہ و الحاد ثابت کیا کہ اب جو حضرات علماء کرام اسپر محرمین فرامین صلاحت
 ملاحظہ فرمائیں کہ یہ ندوہ کے احوال میں ندوہ کے بار و میں سوال میں اور ساتھ ہی
 کرنے والے حضرات کی خدمت عالیہ میں ندوہ کی جو رو واد میں کہ ان جبارات پر
 حق پرشیں فرما کر تطبیقین و حکام میں کہیں بغضہ تعالیٰ اجلہ علماء بھی و حیدر آباد
 راجہ آباد و تاسک و علیکدھر و دہلی و بدایون و بریلی وغیرہ
 علماء نے صاف صاف تصدیقین فرمائی ہیں فتوے انشاء اللہ طبع ہو کر یہ انتظار اولیٰ
 ہوگا اب تک جن حضرات علماء کی اسپر محرمین ہو چکی ہیں اویں خاص وہ حضرات کہ علاوہ مصباح
 فتاویٰ اول حیدر آباد و فتوے دہلی و فتوے فتاویٰ الہ ندوہ کے میں جنکا ذکر سرگزشت و خزوہ میں
 یہاں مذکور ہوئے اسکی علامت فتح بحمد اللہ تعالیٰ اس توہور میں کہ نے رائے علماء میں
 ہر وقت تک بغضہ تعالیٰ ساتھ سے تجاوز ہو چکا جناب مولانا مولوی
 صاحب مراد آبادی مصنف فتح البین مدرس مدرسہ حیدر آباد
 میں مناسبت و سلسلہ انوار از زینب کتاب و خزوہ میں جن میں
 حضور فرمودہ ہے کہ ان کو پشیمان نہ ہوئی اور صاف حکم کیا کہ

راستی بخیر و نیل پر سنی ہے میں شیرِ ندوہ کے خیالات عمدہ جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے بھگو
 یقینی طور سے معلوم ہوا کہ اس جلیب میں خلاص نہیں بلکہ صرف اپنی گرم بازاری خاطر ہے
 نیز توفیق الہی جناب مفتی مولوی سید عبد الفتاح صاحب سینی گلشن
 آبادی ساکن ناسک درگاہ محلہ رکن حسیل ندوہ نے بھی اس
 صورت میں توفیق پر جو شہرت فرمائی اور اتوال ندوہ پر ضلالت و گمراہی والکاد وغیرہ عملہ مراتب
 مندرجہ فروع کے نسبت صاف نکھڑا کہ الحجب مصیب فیما قال تحجب فوج کچھ سپان کیا ہے
 حق ہے واللہ رب العالمین۔

شمار عام	نام نامی	نشانی	توصیت
۵۷۲	جناب شیخ ابراہیم صاحب پسر شیخ جازد صاحب	بہی	مع
۵۷۳	جناب مولوی محمد اکرم صاحب رضوی شہیدی قادری بالعلانی	بہار علی	مع
۵۷۴	جناب سید اکبر علیخان صاحب مہتمم کوٹوالی	ضلع سیدک	مع
۵۷۵	جناب سید سرفراز علیخان صاحب بہادر خلع اکبر سرور	دکن	مع
۵۷۶	ولید اللہ علی مجلس علمدار اہلسنت و جماعت	ضلع دکن	مع
۵۷۷	جناب سید صادق علی خان صاحب مہتمم کرگیری	کوٹلیار	مع
۵۷۸	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی عباسی	آٹولہ	مع
۵۷۹	جناب سید معین الدین صاحب قادری اسٹنڈنٹ کشتہ	آٹولہ	مع
سلسلہ ختم	نام نامی	نشانی	توصیت
۵۸۰	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب چنی قادری	پشاور	خند
۵۸۱	جناب سید احمد صاحب گلشن آبادی مدرس فارسی	ناسک	مع
۵۸۲	جناب سید شاہ احمد صاحب چنی	ضلع پشاور	خند
۵۸۳	جناب مولوی ابوالسلاطین صاحب چنی	ضلع پشاور	خند

شماره	نام	توضیح
۵۸۵	۲۴۵	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۸۶	۲۴۶	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۸۷	۲۴۷	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۸۸	۲۴۸	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۸۹	۲۴۹	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۰	۲۵۰	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۱	۲۵۱	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۲	۲۵۲	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۳	۲۵۳	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۴	۲۵۴	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۵	۲۵۵	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۶	۲۵۶	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۷	۲۵۷	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۸	۲۵۸	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۵۹۹	۲۵۹	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۶۰۰	۲۶۰	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۶۰۱	۲۶۱	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۶۰۲	۲۶۲	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۶۰۳	۲۶۳	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم
۶۰۴	۲۶۴	جناب مولوی حیدر علی صاحب مدرستہ الیوم